تعلقات عامہ و میڈیا کوآرڈی نیٹر آفس
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

February 22, 2021

پریس ریلیز

عالمی یوم مادری زبان کے موقع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جانب سے ‘مادری زبان:مسائل تناظرات اور امکانات’ کے عنوان سے آن لائن مذاکرے کا انعقاد

شعبہئ ایجوکیشنل اسٹڈیز،فیکلٹی آف ایجوکیشن،جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کی جانب سے مادری زبان کے عالمی دن کے جشن میں ‘مادری زبان:مسائل،تناظرات اور امکانات’ کے موضوع پر
مورخہ ۱۲ فروری شام ۶:۳۰ سے رات ۸:۱۵ تک ایک آن لائن مذاکرے کا انعقاد کیا گیا۔
پروفیسر اعجاز مسیح صدر شعبہ ء ایجوکیشنل اسٹڈیز،ڈین فیکلٹی آف ایجوکیشن،جامعہ ملیہ اسلامیہ اس پروگرام کے کنوینر تھے۔پروفیسر شہزاد انجم صدر شعبہ ئ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ نے آن لائن مذاکرے کی صدارت کی۔مذاکرے کے شرکا میں ڈاکٹر گیندو مانی ترپاٹھی،ڈین،اسکول آف ایجوکیشنل ٹریننگ اینڈ ریسرچ آریہ بھٹ نالج یونیورسٹی پٹنہ؛ڈاکٹر سنجیو رائے معاون پروفیسر،ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز،ممبئی اور ڈاکٹر کمل ملہوترا،صدر شعبہ،جی ڈی گوینکا پبلک اسکول،ماڈل ٹاؤن نئی دہلی شامل تھے۔ ڈاکٹر سجاد احمد اور ڈاکٹر محمد جاوید حسین اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ ئ ایجوکیشنل اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی نے پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔
پروگرام کا آغاز ڈاکٹر طارق انور پروجیکٹ فیلو شعبہ ایجوکیشنل اسٹڈیز کی تلاوت کلام پا ک سے ہوا۔اس کے بعد پروگرام کنوینر پروفیسر اعجاز مسیح نے مہمانان خیر مقدم کرتے ہوئے بعد کے اجلاس میں ہونے والی گفتگو کا وسیع تر دائرہ ئ کارمقرر کیا۔پروفیسر موصوف نے ہندوستان کے کثیر لسانی پس منظر پر گفتگو کرتے ہوئے اعداد و شمار کی مد د سے یہ واضح کرنے کی سعی کی کہ کس طرح بہت ساری ہندوستانی زبانیں آزادی کے ستر سے زیادہ برسوں کے بعد بھی حاشیے پر پڑی ہوئی ہیں۔انھوں نے زبانوں کی تہذیبی و ثقافتی پیچیدگیوں کی صراحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ زبانیں کس طرح غیر متاثر رہیں۔انھوں نے انسان کی سماجی اور دانشورانہ زندگی میں زبان کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا اس کے ساتھ ہی انھوں نے یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن (۱۹۴۸ء)کے قیام کے بعد سے ہندوستان کی قومی پالیسی سازی میں زبان کے سوال پر بھی روشنی ڈالا۔ انھوں نے مادری زبان اور دوسری ہندوستانی زبانوں کے تعلیمی مسائل کو حل کرنے کی موجودہ پالیسی کی ستائش کی۔
پروفیسر شہزادانجم نے اپنے صدارتی خطبے میں مادری زبان کے پہلو کے ساتھ ساتھ، عوام کی تعلیمی اور تہذیبی زندگی میں اس کی اہمیت و وقعت،اور اردو ہندی سمیت ملک مختلف زبانوں کی صور ت حال اور مادری زبان میں تعلیم کے خوبیاں اور اس راہ میں پیش آنے والی دقتوں اور مشکلات کا ذکر
اور ڈاکٹر کمل ملہوترا نے اپنے کیاصدارتی کلمات کے بعد ڈاکٹر گیندو منی ترپاٹھی،ڈاکٹر سنجیو رائے اپنے خیالات و افکار کا اظہار کیا۔
مذاکرے میں شریک تینوں مقررین مادری زبان کے مسائل، تہذیب، شناخت،علوم وفنون اور اقتدار سے اس کے رشتوں کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لائے۔انھوں نے زبانوں او ربولیوں کے درمیان تفریق کے

بعض لوگوں کے نظریے کو بھی غلط بتایااور تفصیل سے انگریزی میڈیم اسکولوں کی سیاست پربات چیت کرتے ہوئے اس کے نشانات میکالے کے تعلیمی تصورات میں تلاش کیے۔مقررین نے مادری زبان میں تعلیم کی رسائی ممکن نہ ہونے کی وجہ سے اس صورت حال پر افسوس کا اظہا رکیا۔انھوں نے اس پہلو پر بھی گفتگو کی کہ چند زبانوں کے مقابلے بعض زبانوں کو برتری حاصل ہے اور دانش گاہ کی سطح تک سب کے لیے تعلیم کو ممکن بنانے پر بھی تفصیل سے بات کی۔انھوں نے امید ظاہر کی کہ موجودہ قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ کو لاگو کرتے ہوئے ان مسائل کے تدارک کی کوئی صورت نکالی جائے گی۔
مذاکرے میں ملک بھر سے ۲۵۰ سامعین شامل ہوئے۔ ان میں ملک کی مختلف یونیورسٹیوں جیسے کہ امبیڈکر یونیورسٹی، دہلی، دہلی یونیورسٹی دہلی، ساگر یونیورسٹی،مدھیہ پردیش، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،حیدرآباد، ایل۔ این متھلا یونیورسٹی، دربھنگہ، مہاتما گاندھی انتر راشٹریہ ہندی وشوودھالیہ واردھا اور جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسے اہم تعلیمی درسگاہوں کے طلبا،اساتذہ اور اسکالر بھی شامل تھے۔
مذاکرے میں مادری زبان اور اس کی تعلیم سے متعلق سامعین نے اہم سوالات پوچھے۔ فاضل مقررین نے ان اہم سوالات کے معقول جوابات دیے۔
تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہنے والے مذاکرے کے اختتام پر پروفیسر اعجاز مسیح،کنوینر نے عزت مآب شیخ الجامعہ محترمہ پروفیسر نجمہ اختر صاحبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا صمیم قلب سے ان کے غیر موجودگی میں ان کا شکریہ ادا کیا۔انھوں نے اس بات کی تعریف کی جسمانی طورپر پروگرام سے دور ہونے کے باوجود عزت مآب شیخ الجامعہ محترمہ پروفیسر نجمہ اختر ہم سب کے لیے تحریک اور رہبری کا مستقل سرچشمہ ہیں۔پروفیسر شہزاد انجم نے پروگرام کوآرڈی نیٹر کو مذاکرے کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ اس نوع کے پروگرام رسمی اور غیر رسمی طورپر ہوتے رہنے چاہئیں۔

پروگرام کی کچھ تصویریں اس کے ساتھ منسلک ہیں۔
احمد عظیم
پی آر او۔ میڈیا کورآڈی نیٹر